غیر مطبوعہ خطوط

تبرکات ونوادر

از

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی

مظاہر العلوم سہارنپور (انڈیا)

بنام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

محترم ومکرم مدفیوضکم۔ بعد سلام مسنون اسوقت گرامی نامہ موجب مسرت ہوا۔ مژدۂ صحابیت اور مدرسہ کے احوال سے مسرت ہوئی حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے اور کارکنوں میں زیادہ سے زیادہ اخلاص عطا فرماوے۔ یہ صحیح ہے کہ لامع الدراری جلد اول کتاب الجمعہ تک گذشتہ سال شائع ہوئی تھی۔ پاکستانی احباب کی فرمائشیں بھی کثرت سے آئیں۔ مگر وہاں کتاب کے بھیجنے کی کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے کہ اگر قیمت وہاں کسی جگہ جمع بھی کرائی جائے تو اس کے منگانے کی بھی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے اسکی دو صورتیں میں طالبین کو لکھتا رہتا ہوں۔ آسان تو یہ ہے کہ کوئی جانے والا وہاں سے آتے۔ تو اس سے فرما دیا جاوے۔ کہ وہ یہاں سے خرید کر اپنے ساتھ لیتا جائے۔ عموماً ایسا ہی ہو رہا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کتب خانہ رشیدیہ متصل جامع مسجد دہلی کو فرمائش لکھی جائے۔ ان کو چونکہ پاکستانی کتابیں بھیجنے کا پرمٹ ملا ہوا ہے، وہ آسانی سے بھیج سکتے ہیں۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ کی بخاری کی تقریر کا ابتدائی حصہ سنا ہے۔ کہ دیوبند میں مولوی عبدالجلیل صاحب مدرس مدرسہ کے صاحبزادہ نے شائع کیا ہے۔ جو کتاب الایمان کے ختم تک ہے۔ وہ بھی غالباً رشیدیہ کے ذریعہ سے منگایا جا سکتا ہے۔ لامع تو کتب خانہ رشیدیہ میں موجود ہے۔ اظہار الحق اور ازالۃ اوہام یہاں تو کسی کے یہاں نہیں ہے۔ شاید دہلی کے کسی کتب خانہ میں مل جاوے۔ اس کا حال بھی رشیدیہ سے معلوم ہو جائے گا۔ آپ اُن کو اس ناکارہ کے حوالہ سے تحریر فرمادیں گے تو وہ انشاء اللہ زیادہ اہتمام کریں گے۔ فقط والسلام

مورخہ ۲۴/۱۲/۹۰

مکرم و محترم مدفیوضکم بعد سلام مسنون اسی وقت گرامی نامہ پہنچا مولانا عبد الحفیظ صاحب[1] کے حادثہ انتقال پر حقیقتاً بھی غم ہوبرمحل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم میں بہت خوبیاں رکھی تھیں۔ اور ہمارے مدرسہ کے لئے تو مرحوم کا وجود بہت ہی اہم اور ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماکر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرماوے اور ان کے بچوں کی تربیت کا بہترین نظم فرماوے۔ ان کے اہل و عیال سہارنپور ہی میں ہے۔ مدرسہ کے قریب ہی مکان ہے۔ آپ کا گرامی نامہ ان کے یہاں بھیج رہا ہوں۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ دارین کی ترقیات سے نوازے اور اس ناکارہ کو بھی دعوات صالحہ میں یاد فرماویں۔

فقط والسلام ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ

جناب مولوی سمیع الحق صاحب[2]

سلام مسنون! اس وقت آپ کا لفافہ جس پر صرف ۵۵ پیسے کے ٹکٹ لگے تھے۔ آپ کی کرامت ہی سے پہنچ گیا۔ اس ناکارہ کو یہاں خط لکھنا بہت مشکل ہے اس لئے اپنے سب اعزاء و اقارب کو منع کرایا تھا کہ یہاں مجھے کوئی خط نہ لکھیں۔ چنانچہ سوا مہینے کے قریب ہوگیا۔ گھر والوں میں سے کسی کا خط نہ آیا۔ لیکن اجنبی دوستوں کے خطوط کثرت سے آتے ہیں، جن کا جواب بہت مشکل ہے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے آپ کے والد صاحب کے لئے آپ کے اہل و عیال کے لئے دل سے دعاگو ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرماکر دارین کی ترقیات سے نوازے اور ابھی مسجد نبوی میں حاضر ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ آپ سب کی طرف سے صلوٰۃ و سلام عرض کر دوں گا۔ دارالعلوم اور ماہنامہ الحق کے لئے بھی دعاگو ہوں۔ اللہ جل شانہ اس کو ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ مکارہ سے محفوظ فرماوے۔ آئندہ خط تحریر نہ فرماویں۔ دوستوں سے بھی کہدیں کہ بندہ کو یہاں ڈاک کا وقت بالکل نہیں ملتا۔ فقط والسلام - ۸ رجون ۱۹۶۹ء

---

[1] مولانا عبد الحفیظ صاحب دیر کے موضع اوچ کے باشندہ تھے اور وفات تک مظاہر العلوم سہارنپور میں تدریس کی اہم خدمات انجام دیتے رہے۔

[2] یہ خط احقر کے نام مدینہ طیبہ سے لکھا گیا ہے۔ عریضہ میں دعا کی درخواست کی گئی تھی ۔۔۔ "س"

مکرم محترم مدفیوضکم بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اس سیاہ کار کے متعلق جو کچھ آپ نے اپنے حسنِ ظن سے لکھا۔ اللہ جل شانہٗ اس کو سچا فرمادے۔ حجازی احباب کے اصرار پر کہ وہ یہاں کی طباعت کو پسند نہیں کرتے۔ گذشتہ سال مکہ مکرمہ کے قیام میں اوجز[1] اور لامع[2] کے مقدمہ کو ٹائپ پر طبع کرانے کی وہاں تجویز ہوئی تھی مگر وہاں نظام نہ بن سکا۔ علی میاں[3] بھی چونکہ اس ناکارہ کے ساتھ وہاں تھے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا۔ کہ لکھنؤ جاکر میں ان دونوں کو ٹائپ پر طبع کرا دونگا۔ میں نے وہیں سے ہر دو مقدموں کی چند کاپیاں لکھنؤ بھجوا دی تھیں۔ جنکو علی میاں اپنی تمہید کے ساتھ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمادے۔ ندوہ کی ٹائپ میں طبع کرایا۔ مقدمۂ اوجز تو ایک ماہ ہوا، بلکہ اس سے بھی زائد طبع ہو چکا تھا۔ مقدمہ لامع زیر طبع ہے میں نے ان سے بھی عرض کر دیا تھا کہ پاکستان، حجاز، کویت اور ممالک عربیہ میں جہاں جہاں آپ ہدایا بھیجنا چاہیں ضرور بھیجدیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں کہاں حدیثِ پاک کے اسباق ہوتے ہیں۔ مجھے جو فہرست انہوں نے بھیجی، اس میں گیارہ نسخے آپ کی خدمت میں بھیجنا لکھا ہے کہ یہاں سے بذریعہ ڈاک جانا ممنوع ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ ہر شخص کے لئے قاصد کا ملنا بھی مشکل ہے۔ مگر ایک غلطی ان کے مینجر صاحب سے یہ ہوئی کہ کتابوں پر المرسل کا نام لکھنے سے رہ گیا۔ چونکہ اس ناکارہ کا نام کتاب پر طبع شدہ ہے۔ اس لئے مرسَل الیھم کی رسیدیں اس ناکارہ کے پاس آرہی ہیں۔ کہ جناب کے توسط سے کتاب پہنچی۔ مفتی شفیع صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب نعمانی، مولانا ظفر احمد صاحب وغیرہ حضرات کیطرف سے رسائد اس ناکارہ کے پاس پہنچیں۔ اتفاق سے علی میاں بھی جمعہ کی صبح یہاں آئے ہوئے تھے۔ یہ سب رسیدیں ان کے حوالہ کر دیں۔ اور آپ کا یہ گرامی نامہ بھی جو اس ناکارہ کے نام آیا آج ہی بذریعہ ڈاک لکھنؤ بھیج رہا ہوں۔ لفافہ پر پتہ اگرچہ اس ناکارہ کا ہے، مگر خط کا مضمون بظاہر علی میاں کے نام ہے۔ اس لئے کہ اس میں لکھا ہے کہ آنمحترم کی وساطت سے شیخ الحدیث کی کتاب مقدمہ اوجز پہنچی، آپ نے اس گرامی نامہ میں لکھا ہے کہ ایک نسخہ بندہ کے نام اور تین دیگر حضرات

۱۔ موطا امام مالک کی شرح اوجز المسالک ۲۔ لامع الدراری شرح صحیح البخاری ہر دو کتابیں کئی کئی جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور حضرت علامہ مدظلہٗ کے تبحر علمی، فقاہت اور مہارتِ فن حدیث وسعت مطالعہ اور ژرف نگاہی کے شاہکار ہیں۔

۳۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الحسنی الندوی لکھنؤ۔

کے نام پہنچے۔ ان تین کی رسید تو پہنچ گئی۔ جیسا کہ میں نے اوپر لکھا۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ بقیہ نسخے کہاں بھیجے گئے۔ انہوں نے گیارہ ناموں کی فہرست لکھی تھی۔ دوسرے کارڈ پر ملاحظہ فرمادیں۔ والسلام۔

دوسرا کارڈ

مکرم محترم مدفیوضکم بعد سلام مسنون۔ آپ کے خط کے جواب میں ایک کارڈ لکھنا شروع کیا تھا، خیال تو مختصر تھا۔ مگر اس کا اندازہ نہ ہوا کہ ایک کارڈ پر پورا نہ ہو سکے گا۔ شروع میں تو خیال اتنا ہی تھا۔ کہ آپ کے خط کے مخاطب علی میاں تھے۔ میں نے ان کو بھیجدیا۔ لیکن شروع کرنے کے بعد خیال ہوا کہ معلوم نہیں کہ وہاں سے جواب میں کتنی تاخیر ہو اور آپ کو تشویش رہے۔ اس لئے عرض ہے کہ یہ تو اب تک نہ مجھے معلوم ہوا۔ اور نہ علی میاں کو کہ آپ کے پاس کتنے نسخے پہنچے اور کس ذریعہ سے بھیجئے۔ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ گیارہ نسخے آپ کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک آپکا اور تین وہ جن کے نام پہلے کارڈ میں لکھے گئے ہیں۔ مولوی عبدالرشید نعمانی، مولانا ظفر احمد صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب، ان کی رسیدیں آگئی ہیں۔ ان کے علاوہ سات نام حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ ۲۔ مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی۔ ۳۔ مولانا خیر محمد صاحب۔ ۴۔ مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملتانی۔ ۵۔ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ۶۔ مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی۔ ۷۔ مولوی عبدالجلیل صاحب سرگودھا۔ مجھے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ کتابوں پر ان سب کے نام لکھدیئے گئے ہیں۔ آپ نے اپنے گرامی نامہ میں لکھا کہ چار نسخے مقدمہ اوجز کے پہنچے مگر کوئی خط نہ ملا۔ خط آنے پر تین نسخے ان حضرات کی خدمت میں بھیجدیئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس چار ہی پہنچے۔ بقیہ کا حال معلوم نہیں کہ کس کے پاس گئے۔ اور ان تینوں کی رسید براہ راست میرے پاس پہنچ گئی۔ جو آپ کے توسط سے گئے۔ اگر جناب کے علم میں یہ ہو کہ بقیہ سات نسخے کہاں پہنچے اور یہ چار جو آپ کی خدمت میں پہنچے، کس ذریعہ سے پہنچے، تو بقیہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ چونکہ آپ کا گرامی نامہ علی میاں کی روانگی کے بعد پہنچا تھا۔ اس لئے آج کی ڈاک سے علی میاں کے پاس بھیج رہا ہوں۔ اور وہ کچھ آپکو تحریر فرمانا چاہیں گے تو براہ راست لکھیں گے۔ فقط والسلام ۷ر جولائی ۷۰ء

مکرم محترم مدفیوضکم بعد سلام مسنون! ابھی وقت گرامی نامہ پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ آپکی علالت[1] کی خبر

---

[1] ذیابیطس اور اس سے متعلقہ بیماریوں میں اضافہ ہوا تھا، بینائی بہت متاثر ہونے لگی تو پشاور میں ایک آنکھ کا اپریشن کیا گیا مگر خاص افاقہ نہ ہوا۔ گرامی نامہ میں اسطرف اشارہ ہے۔ (ص ے)

سے بہت ہی رنج وفکر وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے۔ اس سے اور بھی زیادہ قلق ہوا کہ آنکھ کا اپریشن کامیاب نہ ہوسکا۔ اس سلسلہ میں یہ ناکارہ بھی قریب قریب آپ کے ساتھ ہی ہے۔ ۱۳ر مارچ کو آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ مگر ابھی تک آنکھ میں صفائی اب تک بھی نہیں آئی۔ کتابوں کے متعلق اس ناکارہ کو تفاصیل معلوم نہیں۔ میں نے علی میاں سے درخواست کی تھی کہ پاکستان کے اکابر حدیث کو جن کا حال علی میاں کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے۔ مقدمہ اوجز کے نسخے بھیج دیئے جائیں۔ ان کا جواب آیا کہ ۱۱ نسخے وہاں کے اکابر محدثین کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ یہ پتہ نہیں مجھے کہ کس ذریعہ سے بھیجے گئے۔ اتنا معلوم ہے کہ جناب کا اسم گرامی بھی اس میں تھا۔ اور چار نسخوں کی رسید جن میں ایک جناب کی بھی تھی، مجھے پہنچ گئی تھی۔ جس کی اطلاع علی میاں کو بھی کردی گئی تھی۔ جناب کا پہلا گرامی نامہ بھی میں نے علی میاں کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ اور یہ بھی بھیج رہا ہوں۔ اور تقاضا کر رہا ہوں۔ کہ آپ سے خط کا جلد جواب لکھوادیئے۔ معلوم نہیں جناب کے پہلے گرامی نامہ کا جواب علی میاں کی طرف سے پہنچا یا نہیں۔ میں نے تو اسی دن لکھوا دیا تھا۔ آخر میں پھر جناب کیلئے مکرر دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوۃ عطا فرمادے۔ خاص طور سے آنکھوں کی بینائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ حدیث پاک کا مشغلہ جاری وساری رہے۔ فقط والسلام۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۷۰ء

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے

ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں

جنہوں نے

پستول مارکہ آٹا

استعمال کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔ ہمیشہ پستول مارکہ آٹا استعمال کریں۔

جسے آپ بہتر پائیں گے

نوشہرہ فلور ملز۔ جی ٹی روڈ۔ نوشہرہ

فون نمبر 126